

جسٹرو نمبر ۷۷
حب

اول کی تحریک ارشاد پر حضرت ولوالعزم صاحبزادہ ضامیر ابشیر الدین محمد خواجہ فضل عمر مصلح

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار
جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین غفرلہ خلیفہ

خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَقِيَهُمْ حَتَّى يَغْيُرُوا مَا بَانَفْسِهِمْ

Digitized by Khilafat Library

یاد در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر

ہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراجم مدنی

۱۱۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء

پہر گیم باتو گرامی چہادر قادیان بینی - دوا بینی شفا بینی عن دارالامان بینی

جلد ۱۹ مورخہ ۲۱ - اکتوبر ۱۹۱۵ء عیسوی نمبر ۳

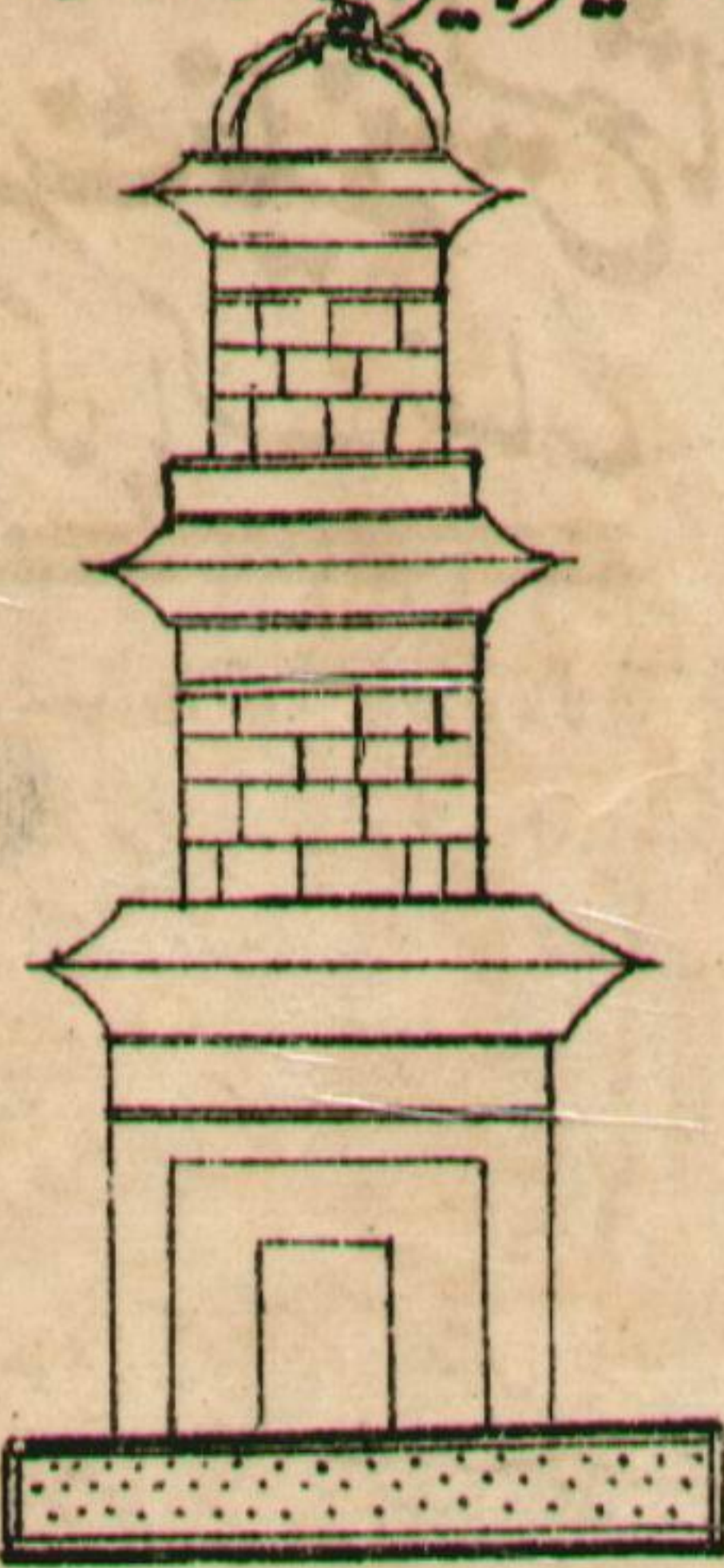
مریضوں کیلئے خوشخبری

اشتہاری طبیب کی طرح یہ اشتہار نہیں اور نہ اس سے محض دوا فردشی مقصد ہے حضرت خلیفہ اول کے وقت میں لوگوں کو جہان ان کی ذات سے سروہانی بیمار یوں کے لیے مفید مشورے ملتے تھے۔ جسمانی دکھوں اور عوارض کے لیے بھی لوگ دور دور سے ان کے پاس آتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔ اور اکثر بڑے خط و کتابت بھی علاج کراتے۔

مولوی صاحب قبلہ کی وفات کے بعد عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شاید طبی مشورے کے لیے قادیان میں ان کا کوئی قائم مقام نہیں یہ بات غلط ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے بعض شاگرد اپنے اپنے طور پر کامیابی سے مطب کرتے ہیں ان کے علاوہ حضرت مولانا مولوی عابد اللہ صاحب جو ایک تجربہ کار اور ذہنی علم طبیب ہیں۔ اور ریاست رامپور میں ایک عرصہ تک اپنے فیوض کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کی وفات کے بعد مستقل طور پر قادیان آ گئے ہیں۔ اور قادیان اور ارد گرد کے لوگ خدا کے فضل سے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ میں نے بیرونی اجاب کے فائدے کے لیے جو کسی قسم کا طبی مشورہ چاہتے ہوں۔ یہ انتظام کیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام حالات مرض مفصل لکھ کر بھیجیں۔ ان کے مناسب حال علاج مولوی صاحب موصوف سے تجویز کر کر کے مناسب قیمت پر بذریعہ دسی۔ پی بھیج دیا جائیگا۔ نسخہ مولوی صاحب کی زیر نگرانی تیار ہوگا۔ اور اجزائے نسخہ نہایت احتیاط سے ڈالے جائیں گے جو لوگ کسی بیماری میں مبتلا ہوں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

المشتر۔ خاکسار ابراہیم علی تلمیذ مولانا مولوی حکیم عابد اللہ صاحب بسمل قادیان۔

نوٹ۔ حضرت حکیم الامتہ خلیفہ اول کے تمام نسخہ جات تیار شدہ میری معرفت لی سکتے ہیں۔ اور ان کی کاپی بیاض بھی یہاں سے لیگی۔ حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔



بجرام وقت توتوڑیک رسید و پائے محمدیان بر سر بلند محمدی حکم افروز

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی پاک نصائح

ذیل میں وہ زہین نصائح درج کی جاتی ہیں۔ جو کہ
آپ نے قاضی عبدالعزیز صاحب بی۔ اے۔
بی۔ ٹی کو ولایت روانہ کرتے وقت لکھ
کر دیں۔

ایڈیٹر۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ ضمدہ و نضلی علی رسولہ الکریم
میں آپ کو اس خدا کے جو ایک اور صرف ایک
ہی خدا ہے۔ نہ جس کا بیٹا نہ جو رو۔ سپرد کرتا ہوں
وہ آپ کا حافظ ہو نا صبر ہو نہ گھبران ہو۔ ہاوی ہو معلوم ہو
راہ پر ہو۔ اللہم آمین ثناء میں۔

آپ جس کام کے لیے جاتے ہیں وہ بہت
بڑا کام ہے۔ بلکہ انسان کا کام ہی نہیں۔ خدا کا کام
ہے کیونکہ دل پر قبضہ سوائے خدا کے اور کسی کا نہیں
ہے۔ دل کی اصلاح اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پس ہر وقت
اس پر چھوڑ دے اور کبھی بہت خیال کرنا کہ میں بھی
کچھ کر سکتا ہوں۔

دل محبت الہی سے پر ہو اور تکبر اور فخر
پاس ہی نہ آئے جب کسی دشمن سے مقابلہ ہو اپنے
آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے گرا دیں اور دل سے اس
بات کو نکال دیں کہ آپ جواب دیں گے۔ بلکہ اس وقت
یقین کریں کہ آپ کو کچھ نہیں آتا۔ اپنے سب علم کو
بھلا دیں لیکن اس کے ساتھ ہی یقین کریں کہ میرے
ساتھ خدا ہے۔ وہ خود آپ کو سب کچھ سکھائیگا اور
دعا کریں اور ایک منٹ کے لیے ہی خیال نہ کریں کہ
آپ دشمن سے زیر ہو جائیں گے۔ بلکہ تسلی رکھیں۔
کتنی کتنی فتح ہوگی۔ اور پھر ساتھ ہی خدا کے غنہ پر ہی نظر
رکھیں۔ خوب یاد رکھیں وہ جو اپنے علم پر گھنڈ کرتا ہو
وہ دین الہی کی خدمت کرتے وقت ذلیل کیا جاتا ہو
اور اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ لیکن ساتھ ہی
وہ جو خدمت دین کرتے وقت دشمن کے محب

میں آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی بھی مدد نہیں کرتا۔ نہ
گھنڈ ہو نہ فخر ہو نہ گھبراہٹ ہو نہ خوف متوانفع
اور یقین سے پر دل کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کریں
پھر کوئی دشمن اللہ تعالیٰ کی نصرت کی وجہ سے آپ
پر غالب نہ آسکیگا۔ اگر کسی ایسے سوال کے متعلق
ہو آپ کا مخالف آپ سے دریافت کریگا۔ جو آپ
کو معلوم نہیں۔ تو خدا کے فرشتے آپ کی زبان پر
جاری کر دیں گے۔ اور الہام کے ذریعے سے آپ
کو علم دیا جائیگا۔ یہ یقینی اور سچی باتیں ہیں۔ اس میں
ہرگز شک نہ کریں۔ آپ جس دشمن کے مقابلہ
کے لیے جاتے ہیں وہ وہ دشمن ہے کہ تین سو سال بلکہ
اس سے بھی زیادہ عرصے سے اسلام کی لہروں نے
اس سے سر ٹکرایا ہے مگر سوائے اس کے کہ
وہ واپس وکیل گئیں۔ کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اس دشمن
نے اسلام کے تلے ایک ایک کر کے فتح کر لیے
ہیں۔ پس بہت ہوشیاری کی بات ہے۔ لیکن یاد رکھیں
کی نہیں۔ کیونکہ جس اسلام کو اس نے زیر کیا ہے
وہ حقیقی اسلام نہ تھا۔ بلکہ اس کا ایک مجسمہ تھا۔
اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ رستم کے مجسمہ کو
ایک بچہ وکیل سکتا ہے۔ آپ حقیقی اسلام کے حربے
سے ان پر حملہ آور ہوں۔ وہ خود بخود بھاگنے
لگے گا۔

یورپ اس وقت مادیت میں گہرا ہوا
ہے دنیاوی علوم کا خزانہ سائنس کا دلدادہ ہے
اسے گھنڈ ہے کہ جو اس کا خیال ہے وہی تہذیب
اور اس کے سوا کچھ ہے بد تہذیبی ہے وحشت
ہے اس علم کو دیکھ کر لوگ اس کے دعوے سے
ڈر جاتے ہیں۔ اور رعب میں آ جاتے ہیں۔ حالانکہ
یورپ کے علم اس علم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو
قرآن کریم میں ہے ان کے علوم روزانہ بدلنے والے
ہیں۔ اور قرآن کریم کی پیش کردہ صداقتیں نہ بدلنے
والی صداقتیں ہیں۔ پس ایک مسلم جو قرآن کریم پر
ایمان رکھتا ہے ایک سیکنڈ کے لیے بھی ان کے
رعب میں نہیں آسکتا۔ اور جب وہ قرآن کریم کی
عینک لگا کر ان کی تہذیب کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ تہذیب
درحقیقت بد تہذیبی نظر آتی ہے۔ اور کچھ والے مرقی
سیپ کی ہڈیوں سے زیادہ قیمتی ثابت نہیں ہونگے

پس اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ اور یورپ
کے علوم سے گہرا یمن نہیں جب ان کی عظمت دل پر
اثر کرنے لگے۔ تو قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح
کا بغور مطالعہ کریں ان میں سے آپ کو وہ علوم مل جائیں
کہ وہ اثر جاتا رہیگا۔ آپ اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ کہ یورپ
کو فتح کرنے جاتے ہیں نہ کہ مفتوح ہونے اس کے دعویٰ
سے ڈر رہے ہیں کہ ان دعویٰ کے نیچے کوئی دلیل پوشیدہ
نہیں یورپ کی ہوا کے آگے نہ گرے۔ بلکہ اہل یورپ کو
اسلامی تہذیب کی طرف لانے کی کوشش کریں۔

مگر یاد رکھیں اخفرت کا حکم ہے۔ بنفسر واد
لا تنفسر واد یعنی لوگوں کو بشارت دینا۔ ڈرانا نہیں۔ پھر
ایک بات نرمی سے ہونی چاہیے میرا اس سے یہ مطلب
نہیں کہ صداقت کو چھپائیں۔ اگر آپ کریں گے۔ تو یہ اپنے کو
تباہ کرنے کے برابر ہوگا۔ حق کے اظہار سے کبھی نہ ڈرین
میرا اس سے یہ مطلب ہے۔ کہ یورپ بعض کمزوریوں میں مبتلا
ہے اگر عقاید صحیحہ کو مان کر کوئی شخص اسلام میں داخل ہوتا
چاہتا ہے لیکن بعض عادتوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تو یہ نہیں
کہ اس کو دھکا دے دین۔ اگر وہ اسلام کی صداقت کا آثار
کرتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کے ساتھ اس کمزوری
کو آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہیے۔ تو اس سے درستی نہ کریں
خدا کی بادشاہت کے دروازوں کو بند نہ کریں۔

لیکن عقاید صحیحہ کے اظہار سے کبھی نہ گھجکیز
جو حق ہو اس سے لوگوں تک پہنچا دینا اور کبھی یہ نہ خیال کریں
کہ اگر آپ حق بتائیں گے تو لوگ نہیں مائیں گے اگر لوگ خود
نہ مائیں تو نہ مائیں لوگوں کو ایمان دینا نہ آپ
خود بے ایمان کیوں ہوں۔ کیا احمق ہے وہ انسان جو ایک
زہر کھائے والے انسان کو بچانے کے لیے خود زہر کھائے
سب سے اول انسان کے لیے اپنے نفس کا حق ہے پس
اگر لوگ صداقت کو سن کر قبول نہ کریں تو آپ نفس کے دھوکے
میں نہ آئیں کہ آؤ میں قرآن کریم کو ان کے مطلب کے مطابق
بناکر سناؤں۔ ایسے مسلمانوں کا اسلام محتاج نہیں۔ یہ تو سبیت
کی فتح ہوگی۔ نہ کہ اسلام کی۔

جس نقطہ پر آپ کو اسلام کھڑا کرتا ہے۔ اس سے
ایک قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ فوج و فوج
لوگ آپ کے ساتھ ملیں گے۔ وہ شخص جو دوسرے کو
اپنے ساتھ لانے کے لیے حق چھوڑتا ہے۔ دشمن ہی اصل
واقعہ پر اطلاع پانے پر اس سے نفرت کرتا ہے۔

کہا نے پینے پینے میں اسراف اور تکلف سے کام نہ لین
بیشک خلاف دستور بات دیکھ کر لوگ گہرا تے ہیں۔
لیکن ان کو جب حقیقت معلوم ہو اور وہ سمجھیں کہ یہ سب تقاضا
کی وجہ سے نہ کہ غفلت کی وجہ سے ہے تو ان کے دل میں
محبت اور عزت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسا مارا ہوا جانور جو گوردن کے اوپر تلوار مار
کر مارا گیا ہو۔ یا دم گھونٹ کر مارا گیا ہو۔ کہنا جائز نہیں قرآن
کریم میں منع آیا ہے اور مسیح موعود سے ولایت جانے والے نے
پوچھا تو آپ نے منع فرمایا۔ پس اسے استعمال نہ کریں ہاں
اگر یہودی یا عیسائی گھے کی طرف سے ذبح کریں تو وہ بہر حال جائز
ہے۔ خواہ مجبور کریں یا نہ کریں آپ بسم اللہ کہہ کر اسے
کھا لیا کریں۔ یہودی ذبح کرنے میں نہایت محتاط ہیں ان کے
گوشت کو بیشک کھائیں لیکن مسیح آج کل جھٹکا کرتے ہیں یا دم
کھینچ کر مارتے ہیں یا سیلے بغیر تسلی ان کا گوشت نہ کھائیں۔ ان کا پکا
ہوا جائز ہے چھلی کا گوشت جائز ہے شکار کا جو بدوق سے ہو گوشت
جائز ہے کسی مسیحی کے ساتھ ایک ہی برتن یا کپڑا جائز ہے۔ انسان ناپاک
نہیں ہاں ہر ایک ناپاک سے ناپاک ہے عورتوں کو ہاتھ لگانا منع ہے
حسن طریق سے لوگوں کو بتا دیں حضرت مسیح موعود سے جب ایک
عورت ملنے آئی تو آپ نے اسے ہی بات کہہ دی تھی۔ رسولِ کیم
سے ہی عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر بیعت لینے کا سوال ہوا تو آپ نے
اس سے منع فرمایا۔ یہ ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہیں اس میں عورتوں
کی ہتک نہیں کیونکہ جس طرح مرد کو عورت کو ہاتھ لگانا منع ہے
اسی طرح عورت کو مرد کو ہاتھ لگانا منع ہے پس اگر ایک کی
ہتک ہوتی ہے تو دوسرے کی بھی ہتک ہے لیکن یہ ہتک
نہیں۔ بلکہ اسلام گناہ کو دہرے کرنے کے لیے اس کے ذرائع
کو دور کرتا ہے۔ یہ نفس کی چوکیاں ہیں یہاں سے اسے حملہ اور
دشمن کا پتہ لگ جاتا ہے۔

ہمیشہ کلام نرم کریں اور بات ٹھہر ٹھہر کر کریں
جلدی سے جواب نہ دیں اور ٹالنے کی کوشش نہ کریں اخلاص
سے سمجھائیں۔ اور محبت سے کلام کریں اگر دشمن سختی بھی کرے
تو نرمی سے پیش آویں ہر ایک انسان کی خواہ کسی مذہب کا ہو
خیر خواہی کریں حتیٰ کہ اسے معلوم ہو کہ اسلام کیسا پاک مذہب ہے
جو لوگ آپ کے ذریعہ ہدایت پاویں (انشاء اللہ) ان کی خبر کریں
جس طرح گذریا اپنے گھے کی پاسبانی کرتا ہے ان کی پاسبانی
کریں ان کی درخی یا دنیاوی مشکلات میں مدد کریں ہر ایک تکلیف
میں ہر بتا میں محبت سے شریک ہوں ان کے ایمان کی قی
کے لیے دعا کریں۔

انگریزی زبان سیکھنے کی طبع خاص طور سے
توجہ کریں اور چودری صاحب کے کہنے کے مطابق عمل کریں
وہ آپ کے امیر ہونگے جب تک وہاں میں انکی تمام باتوں
کو قبول کریں جہاں تک اسلام آپ کو اجازت دیتا ہے محبت
سے ان کا ساتھ دیں۔

اور ان کے راستے میں روک نہ ثابت ہوں بلکہ
ان کا ہاتھ بتائیں۔ تحریر کا کام آپ کریں تاکہ ان کی آنکھوں کو
آرام ملے آپ دونوں کی محبت دیکھ کر وہاں کے لوگ حیر
ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث کا کثرت سے مطالعہ کریں
حضرت مسیح کی کتب سے پوری واقفیت ہو۔ مسیحی مذہب کا
کامل مطالعہ ہو۔ فقہ کی بعض کتب زیر نظر رہیں۔ کہ وہ نہایت
ضروری کام ہے۔ آخر وہاں کے لوگوں کو آپ لوگوں کو ہی
سایاں بتانے پڑینگے۔

جماعت احمدیہ کی وحدت اور اس کی ضرورت لوگوں
پر آشکار کریں۔ اسلام اور احمدیت کو جو اس زمانے میں وہ
متعارف لفظ ہیں صفائی کے ساتھ پیش کریں اور ایک مذہب
کے طور پر پیش کریں اور لوگوں کے دلوں سے یہ خیال مٹائیں
کہ یہ بھی ایک سوسائٹی ہے خدا تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے
میں اپنی مرضی کو چھوڑ دینے کی تعلیم اہل یورپ کو دینا اب تک
وہ خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض کر لینا جائز سمجھتے ہیں اور اپنے
خیال کے مطابق مذہب کو رکھنا چاہتے ہیں ان بتائیں کہ سب دنیا کی
حکومت کرو مگر خدا کی حکومت کو اپنے نفس پر مقدم کرو اس
بات کی پرواہ نہ کریں کہ کس قدر لوگ آپ کی بات ماننے میں اسلامی
سادگی ان لوگوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ لفظوں سے بچکر
روحانیت پیدا کرنے کی کوشش متوجہ ہوں۔

آپ تو ایک گھوڑے پر بھی سوار نہیں ہو سکتے لیکن
ایک شیر پر سوار ہونے کے لیے جاتے ہیں۔ بہت چٹانوں
نے اس پر سوار ہونے کی کوشش کی لیکن بجائے اس کی
پیٹھ پر سوار ہونے کے اس کے پیٹ میں بیٹھ گئے آپ
دعا سے کام لیں۔ تاکہ یہ شیر آپ کے آگے اپنی گردن جھکا
دے ہر شکل کے وقت دعا کریں اور خط برابر لکھتے رہیں۔

میرا خط جائے یا نہ جائے آپ ہر ہفتہ مفصل
خط میں سب حال مفصل ہو لکھتے رہیں۔ اگر کوئی تکلیف ہو خدا
تعالیٰ دعا کریں اگر کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ اور فوری
جواب کی ضرورت ہو خط لکھ کر ڈال دیں۔ اور خاص طور
پر دعا کریں۔ تعجب نہ کریں اگر خط کے پہنچنے ہی

یا پہنچنے سے پہلے ہی جواب ملی جائے خدا کی قدرت
وسیع البصر اس کی طاقت بے انتہا ہے اپنے اندر تقویٰ
کا رنگ پیدا کریں۔ کم خوردن۔ کم گفتن۔ کم خفتن عمدہ نسخہ
ہے۔

تہجد ایک بڑا ہتھیار ہے۔ یورپ کا اثر اس
سے محروم رکھتا ہے کیونکہ لوگ ایک بجے سوتے ہیں
اٹھ بجے اٹھتے ہیں آپ عشا کے ساتھ سو جائیں تبلیغ
حرج ہوگا۔ لیکن یہ نقصان دوسری طرح خدا تعالیٰ پورا
کر دیگا۔ دن کو سننے والے لوگ آپ کی طرف کھینچے چلے
آئیں گے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں غریبوں اور زمینداروں
کو اور محنت پیشہ لوگوں کو جا کر تبلیغ کریں۔ یہ لوگ حق کو جلد قبول
کریں گے۔ اور جلد اپنے اندر روحانیت پیدا کریں گے۔ کیونکہ نسبتاً
بہت سادہ ہیں اور گاؤں کے لوگ حق کو نبھوٹی سے قبول کیا کرتے
ہیں کسی چھوٹے گاؤں میں کسی سادہ علاقہ میں لندن سے دور
جا کر کبھی ایک دو ماہ رہیں اور دعا فیض کام۔ لیتے ہوئے تبلیغ
کریں۔ پھر اس کا اثر دیکھیں۔ یہ لوگ سختی بھی کریں گے۔ لیکن سمجھیں
اور خوب سمجھیں گے۔ ان کی سختی سے گہرا نئے نہیں۔ یہاں کبھی
خوش ہو کر دودھ نہیں پیتا۔ ہمیشہ بڑے کام مجھ سے
پوچھ کر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ اور ہر ایک
شر سے محفوظ رکھے۔ اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشنے
زبان میں اثر پیدا کرے کامیابی کے ساتھ جاویں اور
کامیابی سے واپس آئیں۔ باوجود رکھنا اس ملک میں آزادی
بہت ہے۔ بعض خبیث الفطرت لوگ گورنمنٹ برطانیہ
کے خلاف منصوبہ کرتے ہیں۔ ان کے اثر سے خود
بچیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ دوسروں کو بھی
بچائیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

چودری صاحب کو اسلام علیکم کہہ دیں اور ب
نرمسلوں کو اور سیلون کی جماعت کو بھی اور بھی جو
احمدی لے۔ کان اللہ معکم این ما کنتم۔ آمین

مرزا محمود احمد۔ ۱۱ ستمبر

سلک مرادید کا تیسرا حصہ شایع ہو گیا ہے۔
قیمت ۴۴ روپے حکم سے درخواست کرو۔

رواج یا شریعت

یہ بات اب پوشیدہ نہیں رہی کہ رواج کو قانون کی حیثیت دینے کے لیے کوشش ہو رہی ہے اور یہ وقت ہے کہ مسلمان عام طور پر اور احمدی جماعت خصوصیت کے ساتھ شریعت حقہ کے اعزاز و امتیاز کے قایم کرنے کے لیے کوشش کرے مسلمانوں کے لیے اس سے پہلے ہی یہ موقعہ تھا کہ وہ واجب العرض میں کھلے طور پر لکھواتے کہ ہم شریعت کے پابند ہونگے۔ مگر بد قسمتی سے انہوں نے اس موقعہ کو عموماً ہاتھ سے گھوڑ دیا ہے۔

احمدی جماعت کے لیے یہ مشکل ہے کہ اگر بعض جگہ وہ شریعت کی پابندی سے لڑکیوں کو حق دین ہی تو ان کے ورثہ باز گشت قانون کے ذریعہ اس عمل درآمد کو منسوخ کر دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

اب خدا تعالیٰ نے ایک اور موقعہ دیا ہے جبکہ کل پنجاب کا رواج قلند ہو کر قانونی شکل اختیار کرنے کو ہم ہمارا جماعت کا یہ اہم فرض ہے کہ اس سے پیشتر کہ رواج قانونی حیثیت اختیار کرے ہم گورنمنٹ کو آگاہ کریں۔ کہ ہمارے مقدمات انصاف شریعت کے فتوے کے ماتحت ہو۔

یاد دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ ہمارے لیے اگر کوئی رواج ہو سکتا ہے تو وہ شریعت اسلامیہ ہے حضرت خلیفہ ثانی نے اس ضرورت کو محسوس کر کے خطبہ جمعہ میں اس کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے اور آپ نے قومی اخباروں کو بھی متوجہ کیا ہے کہ وہ جماعت کو اس کے متعلق یاد دہانیاں کریں۔

احمدی جماعت کا یہی فرض نہیں ہونا چاہیے کہ وہ اس وقت شریعت حقہ کی عمل درآمد ایک عام نظریہ قایم کرے۔ بلکہ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے تنازعات کو اپنی امام کے ذریعے سے طے کرے اور ان مقدمات کے سوا جن میں مجبوراً انہیں عدالت میں جانا پڑے یعنی ایسی صورت میں کہ مدعی یا مدعا علیہ غیر احمدی ہو۔ اور وہ خانگی فیصلہ پر راضی نہ ہو۔ اپنے تمام تنازعات حضرت امام کے حضور پیش کریں۔ بہرہ خود اس کا فیصلہ کریں۔ یا اپنی طرف سے کسی شخص کو اس پر مقرر کریں۔ اس طریق کے اختیار کرنے سے یہی فائدہ نہیں ہوگا۔ کہ ہم سب اخراجات سے بچ جاویں گے۔ بلکہ ہمارے اندر ممالک شرین اور تعلیل حکم کے جذبات ترقی کریں گے۔ اور شریعت

اسلامیہ کی حرمت ہمارے دل میں پیدا ہوگی۔ اور اس کے علاوہ عدالتوں کے اوقات کو ہم بچائیں گے۔

گورنمنٹ اس طریق کو پسند کرتی ہے وہ دل سے چاہتی ہے کہ مقدمہ بازی کم ہو۔ دکان کی تعداد کو معین کرنے اور آؤری جیسٹریوں اور پنچایتوں کے قایم کرنے سے گورنمنٹ کا کیا منشا ہے۔ یہی کہ مقدمات کم ہوں

گورنمنٹ پسند کرتی ہے کہ لوگ طول عمل سے بچیں اور چونکہ اپنے واقف کار لوگوں کو حقیقت سے آشنائی ہوتی ہے اور معاملات کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں۔ اس لیے بعض ضلعوں میں استعمانی پنچایت سسٹم کو قایم کیا گیا ہے احمدی جماعت کے لیے اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کے ہاں تو پہلے سے پنچایتیں ہی ہوتی ہیں۔ ہر جگہ انجین موجود ہیں۔ اگر وہ ہائی میں تنازعہ ہو۔ تو وہ انجن میں پیش ہو۔ اور انجن کے فیصلہ کے متعلق اگر کسی فریق کو کوئی عذر ہو۔ تو وہ کاغذات صدر انجن میں بھیجا سکتا ہے۔ اور صدر انجن کے فیصلہ پر بھی اس کی تسلی نہ ہو۔ تو حضرت خلیفہ ثانی کے حضور اس کا اپیل ہو سکتا ہے۔

براہ راست ہی معاملہ حضرت خلیفہ المسیح کے حضور پیش ہو سکتا ہے اور وہ خود یا کسی دوسرے کی معرفت اس کی تحقیقات اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔ گزشتہ سالانہ جلسہ کی تقریر خلافت میں اس کی طرف خلیفہ ثانی نے قوم کو متوجہ کیا تھا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے کہ ابھی اس پر پورا ایک سال نہیں گزرا جو خدا تعالیٰ نے رواج کو قانونی حیثیت دینے کا سوال پیدا کر دیا ہے۔ اور ان کے لیے ہو یا نہ ہو مگر ہمارے لیے تو یہ ایک بابرکت تحریک ہے کہ ہم حضرت امام کے اس ارشاد کی تعمیل کے لیے اپنے واسطے سہولتیں پاسکتے ہیں

اگر ہمارا یہی رواج اسی تقریب پر درج ہو جاوے گا تو ہمارے مقدمات شریعت کے ماتحت فیصلہ ہونگے۔

چونکہ ہمارا دوسرے مسلمانوں سے اختلاف ہے اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہمارا ان کا اصولی اختلاف ہے اس لیے ہمارے قضا یا کا تصفیہ اور فیصلہ ہمارے ہی علماء کر سکتے ہیں۔

غرض اس وقت ہماری جماعت کے لیے کام کرنے کا موقعہ ہے میری رائے میں سر دست ہر احمدی انجن کو فوراً اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی معرفت ہزاروں گورنر پنجاب کو اطلاع دینی چاہیے۔ کہ

احمدی جماعت حضرت اقدس مرزا

غلام احمد صاحب کو وہی مسیح اور مہدی یقین کرتی ہے جس کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ اور آنے والے مہدی کے متعلق ان غلط فہمیوں کو تسلیم نہیں کرتی اور صحیح نہیں سمجھتی جو غلط فہمی سے دوسرے لوگوں میں پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ آکر خوریز یا کر یگا۔ آئیوالات مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے جو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوا۔ ہم لوگ چونکہ ایک امام کے ماتحت ہیں۔

جس کا ہیڈ کوآر قادیان میں ہے۔ اور ہمارا موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں جو جماعت میں خلیفہ ثانی کہلاتے ہیں۔

ہمارے تمام تنازعات کا فیصلہ شریعت اسلامیہ کے ماتحت ہونا چاہیے ہی ہمارا رواج اور دستور العمل ہے۔ باقی کسی اور رواج اور دستور عمل کے ہم پابند نہیں اور نہ ہم پر وہ محبت ہے۔ ہمارے مقدمات میں شریعت اسلامیہ کا فیصلہ ہوگا۔ جو حضرت خلیفہ المسیح یا آپ کے مقرر کردہ اشخاص کے ہاتھ سے ہو۔ اور اگر گورنمنٹ کرے تو حضرت خلیفہ ثانی کے فتوے کے ماتحت ہیں۔ بلکہ میری غرض

یہ ہے کہ ہم سر دست اس مقصد کی اطلاع فوراً گورنمنٹ پنجاب کو صاحب ڈپٹی کمشنر کی معرفت کر دینی چاہیے۔ اس میں امر کی صراحت ہو کہ ہم اپنے تصفیہ مقدمات میں شریعت کی پابندی کریں گے۔ اور ہمارے فیصلوں میں شرعی فیصلہ وہ مسلم ہوگا۔ جو ہمارے امام موجود قادیان یا اس کے مقرر کردہ اشخاص یا علماء کے ذریعہ ہوگا۔ کیونکہ ہم کو اس امر کی بھی صراحت کرنی ہے۔ کہ

منکرین خلافت کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا کوئی قول اور فعل ہمارے لیے حجت نہیں۔ جب تک یہ صراحت نہ ہو ایسی اطلاع ناقص اور ادھوری ہوگی غرض جماعت کو بہت جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اور ہر جگہ کی جماعتوں کو ایسی اطلاع بھیج دینی چاہیے۔

سیرۃ مسیح موعود کی پہلی جلد شائع ہو گئی ہے۔ مجلہ ہجر۔ بلا جلد ۱۴۔ دفتر الحکم سے طلب کرو۔

تالیف و اشاعت

فاروق کا اجرا میرے محترم بھائی میر تقی میر کا اجرا

انہوں نے جب اول ہی اول اخبار نکالنے کی تحریک کی تو میں نے اس اخبار کا نام فاروق تجویز کیا تھا۔ اسی نام سے انہوں نے اعلان ہی کیا۔ پہر وہی فاروق الحق بن کر نکلا۔ خلافتِ ثانیہ کے عہدِ سعادت میں لاہور سے ایک اخبار کا اجرا مشترکہ سرمایہ سے تجویز ہوا۔ مجھے یہ نام بہت پیارا اور سوزون معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے الفاروق نام کا اعلان ہوا۔ لیکن آخر یہ سعادت پہر میر تقی میر کا صاحب کے ہی حق میں آئی۔ فاروق نکلا۔ اور بڑی شان سے نکلا۔ احمدی قوم اپنے اخبارات کی اشاعت کے لیے ایک خاص جوش رکھتی ہے۔ ایسے وقت میں کہ قوم بدر اور الحق کا قیام مقام تلاش کر رہی تھی۔ فاروق ان کے لیے ایک نعم البدل ہو گا۔ میں اس کی ہر طرح کامیابی کی دعا کرتا ہوں سالانہ قیمت تین روپے حجم بارہ صفحے۔

کام کرنے کا وقت ہے۔ حضرت اولوالعزم اپنی

چٹان پر کھڑا ہے وہ قدم آگے بڑھتا ہے پیچھے نہیں ہٹاتا۔ قرآن مجید کے ترجمہ کے لیے رات کے دس دس بجے تک جات ترجمہ کنندگان کو ساتھ لیکر کام کرتا ہے اس کی یہ مستعدی اور ہمت بہن سبق دیتی ہے کہ قدم اٹھائیں اور بڑھیں۔ قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت کے لیے فکر کریں اور ہر طرح کی کر کے اس ثواب کے مستحق بنیں جو اشاعت قرآن کریم کا ہے۔

شاید چلتے ہی ہو

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت کے لیے کم از کم پچاس ایسے والیٹروں کی ضرورت ہے جو اسے غیر اقوام اور غیر احمدیوں میں مشہور اور فروخت کریں اور یہ عہد کریں کہ ہر ایک ان میں سے سو کوئی فروخت کریگا ہماری غرض اس سے تجارتی کاروبار نہیں بلکہ اصل غرض اشاعت و تبلیغ ہے اگر پچاس ایسے والیٹروں کو آدین تو بہت حصہ یورپ و امریکہ کی لائبریریوں میں بیجا جاسکتا ہے۔ یہ بات کچھ مشکل تو نہیں

اگر احباب کو شش کریں۔ آپ کیون اس کے لیے درخواست نہیں سمجھتے۔ شاید آپ ہی پہلے آدمی ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو ایسے والیٹر اطلاع دیں۔

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام

پہلی جلد کا پہلا نمبر ہی شائع ہو گیا جو کہ ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ آئندہ اس کے ہی فضل پر ہر دوسرا در توکل ہے۔ سیرۃ جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا۔ دو قسم کے کاغذ پر طبع ہوئی اعلیٰ اور معمولی۔ درجہ اول کی سیرت جلد ہے قیمت ۱۲ روپے التوا تر ہے۔ لیکن اگر ایک ہزار خریدار مستقل ہو گئے تو یہی سیرت جواب سو صفحہ کا رسالہ ہے اس سے قریباً دو تہہ حجم پر اسی قیمت پر شائع ہو گا۔ دوسرا نمبر کتاب مکمل رہا۔ اور خدا کے فضل سے یہ تصنیف کرنا ہوں کہ نومبر کے اوائل میں شائع ہو جاوے سالانہ جلد تک میں اپنی کوشش اور ہمت پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید پر اعتماد کر کے امید کرتا ہوں کہ سیرۃ مسیح موعود کے کم از کم ۱۰۰۰۰ صفحے تو شائع ہو جائیں۔ یہ سیرۃ غیر احمدیوں میں مفت شائع کرنی چاہیے۔ اور جو لوگ مفت تقسیم کے لیے خریدیں گے انہیں دوسرے درجہ کی کتاب ۸ روپے جلد کے حساب سے دی جاوے گی۔ بشرطیکہ ایسی درخواست ہوا سے کم کی نہ ہو۔ کیا ایک سو بزرگ ہی اس نیک کام کے لیے قدم نہیں اٹھا دیں گے؟ اس کا جواب آئندہ واقعات دینگے۔

رسالہ احمدی خاتون

اس کا تیسرا نمبر ہی طیار ہو گیا ہے اس کے مضامین کی کثرت

محب ذیل ہے۔

۱۔ سیرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر ۳۔ (۲) مسلمان عورتوں کی سوانح عربیان۔ اور ازواجِ مطہرات حضرت خدیجہ و بکری (۳) بیٹیا (۴) متفرق نوٹ (۵) پانچ نرل (ایک ادب آموز کہانی) (۶) فصاحت اور نصیحت (۷) مسلمان مستورات کی تاریخی واقعات (۸) پنج ارکان اسلام (۹) نورانی کرن (۱۰) گہروں کی باتیں (۱۱) عورتوں کے لیے دل چسپ خبریں۔ (۱۲) حفظانِ صحت۔

رسالہ کو مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش ہو رہی ہے کامیابی خدا کے فضل اور تائید پر موقوف ہے۔

احباب کی توجہ کو لہذا اسباب بہت دخل ہے رسالہ کے سرچشی میں اب تک مندرجہ ذیل بزرگوں نے منظور فرمائی ہے۔

۱۔ حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب قبلہ

۲۔ حضرت نواب مولوی سید محمد رفیع صاحب قبلہ

۳۔ اہلبیہ بار محمد شفیع صاحب سب اور سیر۔

۴۔ جناب مولوی مسلام محمد صاحب نیواسٹنٹ

۵۔ صاحبزادی امہ الہی صاحبہ بنت خلیفۃ المسیح اول فی السعدیہ۔

۶۔ تیسرا نمبر خریداروں کے نام دی پی کر کے کا اعلان

کیا گیا تھا۔ مگر آئندہ یہ تجویز کی ہے کہ ہر نمبر کی کاپیاں دی پی

ہوں جو ایک مہینے کے اخراجات کے لیے کافی ہوں اس لیے

تیسرا نمبر ۴۰ خریداروں کے نام دی پی ہو گا اور پہر چوتھا

نمبر ۴۰ کے نام ملے ہذا القیاس۔

سلک مراد

کا تیسرا حصہ طیار ہو گیا ہے قیمت ۴۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

دو ضروری کام

تالیف و اشاعت ملفوظات احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات اور ملفوظات و مکتوبات کی تالیف و اشاعت کی جو کثرت مجھے حال ہے وہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ابھی تک بہت کچھ اس سلسلہ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ میں نے آئندہ خدا تعالیٰ کے فضل پر ہر سو کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و مکتوبات و مراسلات اور قسم کی تحریریں اور تقریریں شائع کرنے کا انتظام کیا ہے اور ایک خاص کام ہو گا۔ وہ بالمدتوفیق۔

اس سلسلہ میں پہلی کتاب انشا اللہ العزیز ادیل ہو گی

کر دی جاوے گی۔ ان رسالہ کی ترتیب طبع وغیرہ میں

پوری احتیاط اور عمدگی کو مد نظر رکھا جائیگا وہ بالمدتوفیق اور ہر ایک

رسالہ جلد ہو گا اور لائبریری آڈیشن ہو گا۔ پہلا رسالہ ہادی مارین اور

سراج الدین عیسائی کی خط و کتابت اور اسے حضرت صا کا اصولی محاکمہ

اپنی قلم سے لکھا ہوا شائع ہو گا یہ رسالہ آج تک کہیں نہیں اور ہر ایک

میں نہیں آیا اس سلسلہ کے باقاعدہ جاری رکھنے کے لیے ایک

ہزار دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو ہر کتاب شائع ہونے پر لے لیا

کریں۔ کوئی پیشگی قیمت نہ لی جاوے گی۔ بلکہ کتاب طبع ہونے پر دی پی

روانہ ہو گی حضرت مسیح موعود کے کلام کے خواہش مند اور

اس کی اشاعت کے لیے دردمند دل رکھنے والے درخواستیں

میرے نام بھیجیں۔ ویکو قیہ صفحہ کالم تیسرا

عہد ترقی اور خلافت فیصلی

نمبر (۳)

قرآن مجید کی حفاظت اور اس کی تعلیم و ترویج کے متعلق حضرت فاروق اعظم کے کارناموں کی تفصیل تاریخ میں موجود ہے یہاں صرف اسی قدر کہنا ہے کہ قرآن مجید کی ترتیب و جمع کا کام جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوا۔ اس کے محرک بھی حضرت فاروق اعظم ہی تھے۔ کیونکہ مسلیہ کذاب کی لڑائی بہت سے صحابہ شہید ہو گئے۔ جو حفاظ قرآن تھے۔ تو لڑائی کے بعد حضرت فاروق نے حضرت ابوبکر کے پاس جا کر کہا کہ اگر اسی طرح حفاظ قرآن اُٹھتے گئے۔ تو قرآن جاتا رہیگا۔ اسی لیے اسی سے اس کی جمع و ترتیب کی فکر کرنی چاہیے۔

غرض اس تحریک کا نتیجہ تھا۔ کہ قرآن مجید کی جمع و ترتیب کا کام ہو گیا حضرت فاروق نے اپنے عہد خلافت میں قرآن مجید کی اشاعت اور تعلیم کا خاص اہتمام کیا اور تمام ممالک مفتوحہ میں قرآن مجید کا درس جاری کیا۔ اور معلم و قاری مقرر کر کے انکی تحواہ مقرر کیں۔ یہاں تک کہ خانہ بدوش بدون میں جبری تعلیم قرآن مجید کی جاری کی۔ اور ان میں مکاتیب قرآن کھولے اور قاری صحابہ کو تعلیم قرآن کے لیے دور دور مقامات پر بھیجا گیا۔

قرآن مجید کی اشاعت اور تعلیم کے لیے اور بھی قیمتی اور واجب التقلید تدابیر حضرت فاروق نے اختیار کیں ہیں اس خیال سے کہ ناظرین الحکم انہیں پسند ہے۔ پڑھیں گے الفاروقی میں سے تھوڑا سا اقتباس دیتا ہوں۔

حضرت عمر نے قرآن مجید کی زیادہ اشاعت کے لیے ان تدبیروں کے ساتھ اور بہت سے وسائل اختیار کیے ضروری سورتوں یعنی بقرہ۔ نساء۔ مائدہ۔ حج۔ نور۔ کی نسبت یہ حکم دیا کہ سب لوگ اس قدر قرآن مجید ضرور سیکھیں کہ ان میں احکام اور فرائض مذکور ہیں۔

یہ تمام تفصیل کثیرالعمال جلد اول صفحہ ۲۸۱ میں ہے اور اصل روایات طبقات بن سعد کی ہے۔

اعلان۔ میں میری خدمت میں کئی کام ہیں۔ حضرت فاروق اعظم کی حکمت اور اہتمام کی تعظیم و تکریم کے لیے یہ ساری باتیں لکھی ہیں۔

احمال کو لکھ بھیجا کہ جو لوگ قرآن مجید سیکھیں ان کی تنویین مقرر کر دی جاوین بعد کو جب ضرورت نہ رہی تو یہ حکم منسوخ کر دیا۔ اور قرآن کو ضروری ہدایتیں لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ ان میں یہ بھی ہوتا تھا کہ قرآن مجید پڑھنا سیکھیں۔ وقتاً فوقتاً اعمال سے قرآن خوانوں کا رجسٹر منگواتے رہتے تھے۔ ان تدبیروں کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ بیشا آدمی قرآن پڑھ گئے۔ ماضیہ خوانوں کا شمار نہ تھا۔ لیکن ماضیوں کی بھی تعداد سیکڑوں ہزاروں تک پہنچ گئی تھی۔ فوجی افسران کو جب اس مضمون کا خط لکھا۔ کہ حفاظ قرآن کو میرے پاس بھیج دو۔ تاکہ میں انکو قرآن کی تعلیم کے لیے جابجا بھیجوں۔ تو سعد وقاص نے جواب لکھا کہ صرف میری فوج میں تین سو حفاظ موجود ہیں۔ تیسرا امر یعنی صحت اعیان و صحت تلفہ اس کے لیے بھی نہایت اہتمام کیا۔ اور حقیقت یہ سب سے مقدم تھا قرآن مجید جب مرتب و مدون ہوا تھا۔ تو اعراب کے ساتھ نہیں ہوا تھا۔ اس لیے صرف قرآن مجید کا شایع ہونا کچھ مفید نہ تھا۔ اگر صحت اور تلفہ کا اہتمام نہ کیا جاتا۔ حضرت عمر نے اس کے لیے مختلف تدبیریں اختیار کیں۔

سب سے اول یہ کہ ہر طبقہ تائیدی احکام بھیجے۔ کہ قرآن مجید کے ساتھ صحت الفاظ و صحت اعراب کی بھی تعلیم دی جاوے۔ ان خاص الفاظ حسب روایت بنی الانباری ہیں۔ تعلموا اعراب القرآن کما تعلمون حفظہ اور سند واری میں یہ الفاظ ہیں تعلموا الفرائض و ارحمن و السنین کما تعلموا القرآن دوسرے یہ کہ قرآن کی تعلیم کے ساتھ اعراب عربیت کی تعلیم بھی لازمی کر دی۔ تاکہ لوگ خود اعراب کی صحت کی تیز کر سکیں۔

تیسرے یہ حکم دیا کہ کوئی شخص جو لغت کا عالم نہ ہو قرآن نہ پڑھانے پائیے۔ یہ تو فاروقی کوششوں کا ایک خاکہ ہے۔ اب میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت فضل عمر نے قرآن مجید کی اشاعت و تعلیم کے لیے کیا انتظام کیا ہے۔

جس طرح حضرت فاروق نے بدوون میں قرآن مجید کے مکاتیب جاری کیے تھے۔ حضرت اولوالعزم نے دیہات میں قرآن مجید کی تعلیم کے لیے مکاتیب جاری کیے ہیں۔ جو انجن ترقی اسلام کے ماتحت ہیں۔ ان مکاتیب کی اہل غرض ہیں کہ وہ باتوں میں قرآن مجید کی تعلیم عام ہو جائے۔ ان مدارس کے معلمین کے فرائض میں یہ بات بھی دخل ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کے درس کو اپنی اپنی جگہ جاری کریں۔ اور تعلیم القرآن کو عام کریں۔ عورتوں۔ مردوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔

سب کو پڑھانے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ۱۳۔ اپریل کو جو تقریر کی تھی۔ اس میں یہ ظاہر کیا تھا۔ کہ آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی جماعت میں کوئی شخص ہی جاہل نہ رہے۔ خواہ وہ عمر کے کسی حصہ میں ہو۔ پہر آپ نے ہر ایک جگہ کی جماعت کو درس قرآن کے لیے خاص طبع پر تاکید کی تھی۔ اور مختلف جگہ قرآن مجید کے درس جاری ہو گئے ہیں۔ میری ان باتوں کو بطور ایک تنفس کی پیشگوئی کے یاد رکھو۔ کہ وہ وقت آتا ہے جب کہ عمل کے لیے قرآن مجید کی تعلیم اور تدبیریں لازمی ہو جاوگی سلسلہ کی ذمہ داریوں کے کام قرآن مجید کے علماء کے سپرد ہونگے۔ حضرت فضل عمر کی خلافت کے ابھی ابتدائی ایام ہیں۔ لیکن انتظامی فیضوں میں جون جون اصلاح ہوتی جاوے گی۔ اسی قدر فیض اشاعت قرآن کریم ترقی کرتا جائیگا۔

آپ خود قرآن مجید کا درس عورتوں اور مردوں میں دیتے ہیں اور مستورات کی تعلیم تدریس کے لیے اپنے گھر میں خاص طور پر ترقی علم کی طرف متوجہ ہیں۔ انفرادی کوششوں کے علاوہ جو عالمگیر اور ہم گیر کوشش قرآن مجید کی اشاعت و تعلیم کے لیے حضرت اولوالعزم نے کی ہے۔

وہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر قرآن مجید کے ترجمہ کا سوال مدت سے سلسلہ میں بغرض بحث میں رہا ہے اور گزشتہ چند سالوں کے اندر ایک شخص کو انہی نے لازم رکھا کہ اس سے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ شروع کرایا۔

انگریزی ترجمہ سے مقدم قرآن مجید کا ایک اردو ترجمہ ہے۔ جو اپنی قوم اور دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں جانا چاہیے۔ مگر ساری توجہ اور کوشش انگریزی ترجمہ کی طرف رہی اور ہزاروں روپیہ اس پر خرچ کیا گیا۔ اور ترجمہ کی خود کار پروڈیوون اگر کوئی قیمت ہو سکتی ہے۔ تو وہ ان میں شامل نہیں۔ لیکن مترجم کی خود غرضی نے اس سارے کام پر جو قوم کے گارڈ ہے پسینہ کی کمالی سے کرایا گیا تھا۔ اپنی ذاتی ملکیت قرار دیکر۔ اور اس کے ساتھ اس ترجمہ کے لیے جو قیمتی کتابوں کا ذخیرہ مہیا کیا گیا تھا۔ اسے بھی مستعار لینے کے باوجود باکریانی پھیلاؤ اور ترجمہ انگریزی کے کام کو بہر اسی پہلی منزل پر پہنچا دیا۔ یمن تو ایسی باتوں سے ہر آسان نہیں ہوتا۔ اگر وہی ترجمہ حضرت اولوالعزم کے ہاتھوں شایع ہو جاتا۔ تو آپ کی اولوالی اس پہلو سے ظاہر نہ ہوتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کی قابلیت اور کام کرنے والی قوتوں کا۔

سالانہ جلسہ آ رہا ہے

سالانہ جلسہ میں اب گویا دو ہی مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے متعلق قوم میں ابھی سے تیاری اور انتہام مٹ کر ہو جانا چاہئے۔ گذشتہ سال خدا کے فضل و کرم سے جو کامیابی سالانہ جلسہ کے موقع پر ہوئی اس سے ضرورتاً ترقی لازمی ہے۔ کیونکہ مومن کے دودن بھی برابر نہیں ہوتے۔ چھ جائیکہ ایک سال کے بعد وہ اسی مقام پر ہو جہاں پہلے تھا۔

سالانہ جلسہ اب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قومی جزو گیا ہے اس موقع پر جہاں ہمیں اپنی تازہ گذشتہ ایک سال پر غور کرنا ہوتا ہے وہاں ہمیں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ آئندہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اور اس کیسے جہاں تک ہماری سماجی اور تباہی کا تعلق ہے ہم کیا کر سکتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ عام طور پر جلسوں کی کامیابی و دہلوان سے دیکھی جاتی ہے ایک بلحاظ کثرت حاضریں کے دوسرے بلحاظ تعداد چندہ کے۔ مگر ہمارے اس جلسہ کے اغراض میں پہلی بات تو بے شک داخل ہے۔ لیکن چندہ اصل مقصد نہیں اور نہ حضرت مسیح موعود نے اس جلسہ سالانہ کو اس غرض سے قائم کیا تھا۔ اس لیے ہم اپنے جلسہ کی کامیابی کا اس پر انحصار نہیں کرتے۔ گویا سے انجمن قائم ہوئی اس وقت سے چندہ بھی ایک جزو جلسہ کا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جلسہ غرض تزکیہ نفوس ہی تھی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی نے بھی اس جلسہ کو اسی غرض کے لیے مخصوص کر رکھا ہے۔

اجاب کو ابھی سے اسکی شمولیت کا فکر کرنا چاہیے۔ اور نہ صرف خود آنا چاہیے بلکہ جس قدر دوست کوشش کر سکتے ہیں وہ اپنے اہل عیال کو لیکر آئیں۔ تاکہ ایسی تقریروں پر انہیں سلسلہ کی غلطی اس کی ضرورت اور کام سے واقفیت ہو میں دیکھتا ہوں کہ کئی احمدی ایسے ہیں جو بڑے ہی غلط اور سرگرم ہوتے تھے مگر اس ایک سہل انگاری کی وجہ سے ان کے مرنے کے بعد ان کے گہروں سے احماریت ہی نکل گئی ان کی اولاد کو تعلق نہ رہا جو ان کے دلوں میں تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی بنا پر یہاں مدرسہ قائم کیا تھا۔ کہ لوگ اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں اور اس طریق سے ان کا تعلق قادیان سے مضبوط ہوتا رہیگا اور وہ بچے بجائے خدا اپنے والدین کے لیے یہاں ایک سفیر کا کام

کامل کرنا تھا۔ اس لیے انگریزوں کے ترجمہ کو لے جانے کے بعد حضرت اولوالعزم نے نئے سرے سے اس کام کو شروع کیا۔ اور قرآن مجید کے نہ صرف انگریزی زبان میں بلکہ اردو ترجمہ کی اشاعت کے لیے بھی تدبیر کی چنانچہ یہ کام جاری ہے اور نہایت محنت اور مستعدی سے پوری تحقیق اور دلسوزی سے ہو رہا ہے اور دو ترجمہ بھی چھپ رہا ہے اور انگریزی ترجمہ کا نمونہ شائع ہو چکا ہے۔ پھر اس کام کے لیے وقت اور دماغ کی قربانی کے علاوہ جو مالی قربانی حضرت اولوالعزم کی طرف سے ہوئی ہے اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں میں کسی دوسرے وقت پر اظہار کا ارادہ رکھتا ہوں۔

اس کوشش کے علاوہ **قرآن مجید کی خدمت** و اشاعت کے لیے جو کوشش پہلے سے جاری نہیں ملتا خاکسار ایدیترا حکم کا ترجمہ القرآن جو پارہ پارہ شائع ہو رہا ہے یا صدر انجمن کے تحت حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب تفسیر لکھ رہے تھے۔ آپ ان کوششوں کے برابر جا رہے تھے کہ اس قسم کی امداد و اعانت فرماتے ہیں جس سے آپ کے اس بڑے ہوئے جوش کا پتہ لگتا ہے۔ جو قرآن مجید شفاء کے متعلق ہے۔ پھر جو لوگ یہاں رہتے ہیں۔ وہ اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کی اشاعت کے لیے محض جوش ہی آپ کی فیت میں نہیں بلکہ اس خصوص میں علی کام جہد آپ کرتے ہیں وہ حضرات ان کی محنت پر برا اثر ڈالتا ہے یعنی کثرت کام کی وجہ سے آپ کو متنازع ہو جاتی ہیں مگر آپ اپنی محنت کی اس کے مقابلہ میں بہت کدواہ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ زندگی تو آخر ختم ہو جانے والی چیز ہے جس قدر خدمت قرآن مجید کی ہو جائے کم ہے۔

ترجمہ القرآن میں آپ انہنوں بیٹھے ہیں اور اموجو میں کام کرتے ہیں اور کرتے ہیں۔ گہر میں قرآن مجید کا دریا کا خدا کے روح ہو گیا ہے۔ اور دو ترجمہ قرآن مجید کے لیے بے خود خاص محنت کرتے ہیں اور انگریزی ترجمہ کے لیے آپ نوٹتے ہیں اور ان نوٹوں کے لکھنے میں جن مشکلات کو مد نظر رکھ کر بنا پڑا ہے وہ شخص سمجھ ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ جوش ہے کہ جس جلد کن ہوں اس اشاعت ہو جائے تاکہ جو کچھ بھی ہو دنیا کو پہنچے وہ مختلف جگہ جو ملازمت اور کتاب جاری کر کے انکو بھی دراصلانی مکتب سنا چاہئے۔ جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں۔ طے غرض ہر پہلو سے اور ہر رنگ میں آپ قرآن کی حفاظت اور اشاعت کے سوال پر غور کر رہے ہیں اور غور و تامل کو عملی رنگ دے رہے ہیں۔

کریں گے حضرت احمدی کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہیں گے۔ اور خود آپ دعاؤں میں شامل رہیں گے جن لوگوں کے بچے یہاں تعلیم پاتے ہیں۔ وہ اس کے تجربہ کا ہیں۔

غرض سالانہ جلسہ ہمارے دوستوں کو نہ صرف خود آنا چاہیے بلکہ اپنی بیوی بچوں کو بھی لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ **دوسرا پہلو**۔ چندہ کا جس کے متعلق میں نے کہا ہے کہ یہ اصل غرض جلسہ کی نہیں تھی اور اب بھی نہیں ہے یہ بالکل درست ہے لیکن قومی ضروریات آخر قوم ہی کے پورا کرنے سے پوری ہو سکتی ہیں۔ دوسری انجمن اور جلسوں میں ایسے لوگ بھی جمع ہو کر چندہ دے سکتے ہیں یا ان سے چندہ لیا جاسکتا ہے جنکو اس انجمن کے بانیوں اور کارکنوں سے اختلاف عقاید ہو۔ مگر احمدی جماعت اپنی انیشوشنز کے لیے غیر احمدیوں سے چندہ نہیں مانگتی۔ اور نہ ان کے سامنے دست سوال دراز کرنا چاہتی ہے بلکہ وہ خود اپنی ہی کوششوں اور سماجی کو خدا تعالیٰ کے فضل کے نیچے کامیاب دیکھنا چاہتی ہے اس لیے جب کہ یہ ایک مسلم امر ہو۔ کہ سلسلہ کی ضروریات کے لیے اسی قوم نے انتظام کرنا ہے تو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کس طرح دین اور کتب دین قوم اپنی ضروریات کو آپ ہی پورا کرنے کی فکر کریں گی۔ ہاں اسے یہ ظلم ہونا چاہئے کہ اس کی ضروریات اس قدر ہیں۔ اس کے متعلق سالانہ بحث ان کے پاس جا چکا ہے اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ آئندہ سال انہوں نے کیا خرچ کرنا ہے۔ پس اسکی فکر کرو۔

نکاح کی ضرورت

حضرت سید احمد نور کا بی ان لوگوں میں سے ہیں جو نہایت غت اور احترام کے قابل ہوتے ہیں۔ یہ پہلا شخص ہے جو سنگلاخ کابل سے ہجرت کر کے آیا۔ اور حضرت شہید مرحوم کے ساتھ جس وفاداری اور جان نثاری کی خدمت انہوں نے سرانجام دین وہ تفصیل چاہتی ہیں حضرت سید احمد نور کی اہلیہ فوت ہو چکی ہے اور ان کی والدہ بہت بڑھپائے ایک مینڈرا اور زاہدہ بزرگ بی بی ہیں جو لوگ سعادت مند اور متقی لوگوں سے تعلق پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں ان کے لیے یہ بہترین موقع ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ حضرت خلیفہ ثانی اس شخص کو خاص محبت اور قدر کی نظر سے دیکھیں گے جو سید احمد نور کو اپنی لڑکی دیگا۔ سید احمد نور دینی حیثیت کے لحاظ سے ہی ایک معزز اور آسودہ حال آدمی ہے مگر میں اس کی آسودگی اور تجارتی ترقی کو پیش نہیں کرتا۔ حیثیت سے شادیان کرنا اور لڑکیاں تلاش کرنا ایک سخت نقص ہے جس پر میں تفصیل پر لکھوں گا۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے ان اکہ مکہ عند اللہ اتفاقاً کہ کی قدر کرنے والے اور ایک مہاجر جی سبیل امتدتی کی دعاؤں کو فائدہ اٹھانے والے قدم پڑائیں اور مجھے۔ یا بارہ راست حضرت خلیفہ ثانی

نکاح کی ضرورت

ہماری فہرست ادویات ہم درجہ
مہربان شہور

طاقت بخش گولیان

اپنٹو اگر بلا حلفہ فرما سکتے ہیں
عجیب و غریب

قیمت فی ڈبہ ۳۲ گولیان علاوہ محصول ڈاک عہدہ

ہماری آتک نگرہ گولیان مرد و ن عورتوں ہر دو کے لیے ایک عجیب تحفہ ہیں ہر قسم کی جسمانی و دماغی کمزوری دور کر کے
جسم میں قوت کی نئی روح پھونک دیتی ہیں۔ گہرے کام کاج سوجھا دل گہرا لگتا ہے یا پڑھنے لکھنے میں طبیعت نہیں لگتی یا بوجہ ضعف و مانع حافظہ میں
فرق آگیا ہو یا مرد کو بے اعتدالی قوت باہ میں کمی ہو یا جریان ہو یا مخصوص عورتوں کو ایام ماہواری کم آنے ہوں تو ان تمام شکایات کو دور کر کے یہ گولیان مریضوں
کو اصلی حالت پر لا کر ہر قسم سے تندرست و توانا کام کاج کے لیے مستعد بنا دیتی ہے۔ ایک مرتبہ امتحان نامہ لکھ کر استعمال کرنے سے آپ خود بخود ان گولیان کے مزاج
ہو سکتے ہیں۔ یہ گولیان ہر مزاج کو موافق ہیں اور ان میں خوبی یہ ہے کہ ہر موسم میں ان کا استعمال ہو سکتا ہو اور پریشانی کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔

وید شاستری مالک آتک نگرہ فارمیسی۔ جام نگر (دھیمواں)

Digitized by Khilafat Library

ہمیشہ تندرست رہو کی ترکیب

آپ جانتے ہیں انسان کی زندگی خون سے ہے اس لیے خون صاف
رکھنا ضروری ہے اس کی ترکیب آسان ہے۔ ڈاکٹر برن کا آئی
او ڈاؤنڈ سالہ مفید ثابت ہوا ہے اس میں کسی چیز کا پرہیز نہیں ہے
یہ سالہ صاف کر اس میں پوٹاس ایس ایس روٹو ایڈ وغیرہ
کئی ایک آؤڈوہ ادویات ملا کر بنتا ہے اس لیے تمام سالوں سے
زیادہ مفید ہے۔
گرمی آتشک گٹھیا وغیرہ یا پارہ لی ہوئی ادویات کے استعمال
سے خون بگڑ گیا ہو۔ تو اس کو استعمال کیجئے۔ خون بگڑنے کی دوجہ
ہیں۔ آتشک و گٹھیا ایسے عارضی میں پارہ لی ہوئی ادویات استعمال
کرنے سے خون بگڑ جاتا ہے پوری حالت فہرست منگو کر دیکھئے۔
قیمت ۴۰ محصلہ

طاقت بڑھانے والا پھل

کو لانا نگرہ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل ہے
زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و بھدلی آب و ہوا
کہ سبب بدن کمزور ہو گیا ہو تو اس کو استعمال کیجئے۔ نئی
طاقت پیدا ہوتی ہے یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ اس لیے گھڑے
کی سواری پہاڑ چڑھائی کشتی کشت ناہ گانا پڑھنا پڑھنا
وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں ہوتا۔
ہول دل۔ ڈنکرن کو روکتا ہے۔ رات کو جاگتا ہو۔ تو اس کو پانی
لیجئے مکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھوڑاتا ہے
مفضل حالات فہرست بلا قیمت منگو کر دیکھئے۔ قیمت ۳۲۔
خوراک کی شیشی ایک روپیہ عہدہ محصول ۵

بقیہ صفحہ ۵۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی سیرت اور سوانح کے
سلسلہ عالمیہ جدید

یہ کا ایک خاص صیفہ قائم کیا گیا ہے جس میں اس سلسلہ
تاریخ اور جماعت احمدیہ کے افراد کی سوانح و شایع
بائونگی یہ سلسلہ جس قدر مفید اور ضروری ہے وہ ظاہر ہے
تنبی کریم محمد مصطفیٰ کی سوانح بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں
دہے اور وہ ایسے اوقات میں صبح کی گینیں جیکہ اشا
نہ کے ذرائع اور اسباب نہ تھے۔ اس وقت والصحف
ت کے ماتحت اسباب نشر و طبع حضرت مسیح موعود
کدراقت کا ایک نشان ہیں۔ اس لیے اگر آپ اس کام
جاوے۔ تو یہ کفر نعمت ہوگا۔ پس میں ارادہ کیا ہے
انہاں کے قفل شامل ہو۔ تو اس سلسلہ میں سلسلہ کے
نما اور عوام کی سوانح و شایع کردی جاوین اور
بیلہ با تصویر ہوگا درخواستیں ایڈیٹر الحکم کے نام ہوں

ڈاکٹر ایس کے برن تندرست رہو تمارا چندوت

ڈاکٹر ایس کے برن تندرست رہو تمارا چندوت اسٹیت

اسٹیت کلکتہ

کلکتہ